سوال

(138) بھول سے بے وضو نماز پڑھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام نے جماعت کرائی نماز ختم کرنے کے بعد اس کو خیال آیا کہ اس نے بے وضو نماز پڑھائی ہے ایسی صورت میں مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہیں ؟ صرف امام نماز دہرائے یا مقتدی بھی ؟ (سائل حاجی محمد میاں ازقلابہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں ائمہ مختلف ہیں ۔ امام مالک اورامام شافعی اورامام احمد کے نزدیک مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگئی ، ان کو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں ۔ صرف امام کی نماز باطل ہوئی اس لیے فقط وہی نماز دہرائے ۔ یہ تینوں امام اس حدیث سے استدلال کرے ہیں ۔ ''عن أبی ہریرة قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : یصلون لکم فان أصابوا فلکم ولھم ، وإن اخطئوا فلکم وعلیھم ،، (احمد وبخاری (کتاب الأذان ، باب إذالم یتم الامام واتم من خلفہ 170/1) قال فی ''المنتقی ،، : ''وقد صح عن عمرأنہ صلی بالناس وہون جنب ولم یعلم ، فأعادولم یعیدوا ، وذکذلک عثمان ، وروی عن علی من قولہ رضی اللہ عنہ ،، انتہی قال الحافظ : ''وفی روایۃ لأحد : فإن أصابوا الصلوة لوقتھا ، وأتمواالرکوع والسجودفھی لکم ولھم ، فھذایبین أن المرادماھوأعم من إصابۃ الوقت ، قال ابن المنذر : ہذاالحدیث یرد علی من زعم أن صلوة الإمام إذافسدت ، فسدت صلوة من خلفہ ،، (فتح الباری : 187/2) .

قال الشوکانی : ''قولہ ،، وإن اخطئوای ارتکبوا الخطیئة ، ولم یرد الخطأ المقابل للعمدلأنہ لاإثم فیہ ، واستدل بہ البغوی علی أنہ یصح صلوة المأمومین إذاکاإمامھم محدثاوله الإعادة ، قال فی الفتح : وا ستدل بہ غیرہ ، علی أعم من ذلک ، وہوصحۃ الإمام بمن یخل بشئی من الصلوة رکناکان أو غیرہ إذاأتم المأمون ، وہووجہ للشافعیة بشرط أن یکون الإمام الخلیفة أونائبہ ، والأصح عندہم صحة الإقتداء إلالمن علم أنہ ترک واجبا ومنھم من استدل بہ علی الجواز مطلقا ،، قال الشوکانی : ''وہوالظاہر عن الحدیث ، ویؤیدہ مارواہ المصنف عن الثلاثة الخلفاء ،،، انتھی . (نیل الاوطار 3/215) .

اورامام ابوحنیفہ کے نزدیک امام اورمقتدی دونوں کی نماز باطل ہوگئی دونوں کی نماز دہرانی چاہیے ، دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں ''الامام ضامن والموذن موتمن ،، (احمد ، ابوداؤد : کتاب الصلاة ، باب مایجب علی المؤذن من تعاھد الوقت (517) 1/354) ، ترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء ان الامام ضامن والمؤذن مؤتمن (207) 402/1 ابن حبان الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان (1670) 3/2391 ، ابن خزیمہ ، حاکم عن ابی ہریرة) میرے نزدیک ائمہ ثلاثہ کا مسلک راجح اورقوی ہے ۔ (محدث دہلی : ج : 8 ش : 8 شوال 1959ھ دسمبر 1940ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 232

محدث فتویٰ